سوال

حدیث

جواب

خطبہ جمعہ سننے کا وجوب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا خطبہ جمعہ کا سننا واجب ہے، اور یہ دو رکعات کے برابر ہے۔ دو رکعات نماز باجماعت اور دو رکعات خطبہ جمعہ کل چار رکعات۔ کیا دوران خطبہ جمعہ دو نفل، سنت پڑھنا گناہ ہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! جی ہاں خطبہ سننا واجب ہے، دوران خطبہ آنے والے شخص کو خاموش رہنا چاہیے، اور کسی دوسرے کے ساتھ کلام کرنا جائز نہیں، حتی کہ کسی شخص کو خاموش کرانے کے لیے بھی کلام نہیں کی جا سکتی، جو شخص بھی ایسا کرتا ہے، اس نے لغو اور فضول کام کیا، اور جس شخص نے فضول اور لغو کام کیا اس کا جمعہ ہی نہیں ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ کے دوران اگر آپ نے اپنے ساتھی خاموش ہونے کا کہا تو آپ نے لغو اور فضول کام کیا" صحیح بخاری حدیث نمبر (892) صحیح مسلم حدیث نمبر (851)۔ اور اسی طرح شرعی سوال کا جواب دینا بھی ممنوع ہے، چہ جائیکہ کسی دنیاوی امور میں کلام کی جائے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو خطاب کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت تلاوت کی اور میرے پہلو میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا: اے ابی ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ تو ابی رضی اللہ تعالی نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا، میں نے پھر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بات نہ کی، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ مجھ سے کہنے لگے: آپ کو اس جمعہ سے کچھ حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے جو آپ نے لغو کام کیا ہے، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سے فارغ ہو چکے تو میں نے آکر انہیں یہ سب کچھ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: "ابی بن کعب نے سچ کہا ہے، جب تم اپنے امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو اس کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کرو" سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1111) مسند احمد حدیث نمبر (20780) بوصیری اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنة صفحہ نمبر (338) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ حدیث جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے، اور کلام کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: ہر علاقے کے فقہاء میں خطبہ سننے والے کے لیے دوران خطبہ خاموش رہنے کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں۔ دیکھیں: الاستذکار (43/5)۔ لیکن دوران خطبہ ضرورت یا مصلحت کی خاطر نمازیوں کا امام کے ساتھ اور امام کا نمازیوں کے ساتھ کلام کرنا اس حکم سے مستثنی ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگ قحط سالی کا شکار ہوگئے، ایک روز جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول مال و جانور ہلاک ہو رہے ہیں، اور بچے بھوکے ہیں، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعاء فرمائیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے اس دن بارش ہوئی اور اس کے دوسرے اور تیسرے دن اور چوتھے دن حتی کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، اور وہی یا کوئی اور اعرابی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر منہدم ہو رہے ہیں، اور مال غرق ہونے لگا ہے، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمائے صحیح بخاری حدیث نمبر (891) صحیح مسلم حدیث نمبر (897)۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور بیٹھ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلان کیا تم نے نماز (تحیة المسجد) ادا کی ہے؟ تو اس نے نفی میں جواب دیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ کر دو رکعت ادا کرو" صحیح بخاری حدیث نمبر (888) صحیح مسلم حدیث نمبر (875)۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ: خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے والے شخص پر امام کا خطبہ سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، اس کے لیے دوران خطبہ کلام کرنا جائز نہیں، لیکن جو شرعی دلیل میں خطیب کے ساتھ کلام کرنا استثناء ہے یا امام کی کلام کا جواب دینا، یا جس کی ضرورت پیش آجائے، مثلا کسی اندھے کو گرنے سے بچانا وغیرہ۔ سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا بھی اسی ممانعت میں شامل ہے، کیونکہ امام کے ساتھ بھی اس کلام کی اجازت ہے جس میں کوئی مصلحت یا ضرورت ہو، اور سلام کرنا اور اس کا جواب دینا اس میں شامل نہیں۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: "امام کے لیے بغیر کسی مصلحت کے مقتدی سے کلام کرنا جائز نہیں لہذا مصلحت کا نماز وغیرہ جس کے متعلق کلام کرنا بہتر ہو کا ہونا ضروری ہے، لیکن اگر امام بغیر کسی مصلحت کے کلام کرتا ہے تو یہ جائز نہیں۔ اور اگر کسی ضرورت اور حاجت کی بنا پر ہو یہ بالاولی جائز ہے، ضرورت میں یہ ہے کہ دوران خطبہ سامع پر کسی جملہ کا معنی مخفی

رہ جائے تووہ سوال کرسکتا ہے، اوریہ بھی ضرورت میں شامل ہے کہ: امام اورخطیب کسی آیت میں غلطی کررہا ہے جس سے معنی بدل جائے، مثلاآیت کا کچھ حصہ ہی رہ جائے وغیر تومقتدی اس کی تصحیح کرسکتا ہے۔ اور مصلحت حاجت اورضرورت کے علاوہ ہے، مثلالاوَڈسپیکر کی آوازخراب ہوجائے توامام بول کرسپیکر صحیح کرنے والے کومخاطب کر سکتا ہے، کہ لاوَڈسپیکر کودیکھیں کیاخرابی پیدا ہوئی ہے"۔ دیکھیں: الشرح الممتع (140/5)۔ ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی